احکام پردہ (مردوں کے لئے)

علامہ محمد عابد نعمان شامی

ارشاد باری ہے (قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم) ان چیزوں کی طرف دیکھنے سے جن کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ من صلہ کے لئے ہے یعنی اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ بعض نے کہا کہ من اپنے معنی میں ہے کیونکہ مومنوں کو مطلق نظریں نیچی رکھنے کا حکم نہیں ہے بلکہ ان چیزوں سے نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے جن کی طرف دیکھنا حلال نہیں ہے۔

مردوں کو نیچی نگاہ رکھنے کے متعلق احادیث:

اس سورت کے آغاز میں زنا کی ممانعت ہے اور زنا کا پہلا محرک اور سبب اجنبی عورتوں کو دیکھنا ہے اس لیے اس آیت میں مردوں کو اجنبی عورتوں کے دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ سعید بن ابی الحسن نے حسن بصری سے پوچھا کہ عجمی عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں؟ انہوں نے کہا تم اپنی آنکھوں کو ان سے دور رکھو اللہ تعالی نے فرمایا ہے آپ مسلمان مردوں سے کہئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں۔ (۱) زہری نے کہا جن نابالغ لڑکیوں پر شہوت آئے ان کے جسم کے کسی حصہ کو دیکھنا جائز نہیں ہے خواہ وہ کم عمر ہوں۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر اپنے پیچھے حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھالیا، اور حضرت فضل بن عباس بہت خوب صورت تھے یہ دس ذوالحجہ کا دن تھا لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے اور آپ ان کو جواب دے رہے تھے۔

قبیلہ خثعم کی ایک حسین عورت آئی وہ بھی آپ سے سوال کر رہی تھی حضرت فضل کو اس عورت کی خوب صورتی اچھی لگی وہ اس طرف دیکھنے لگے نبی ﷺ نے مڑ کر حضرت فضل کو اس عورت کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے حضرت فضل کی ٹھوڑی اپنے ہاتھ سے پکڑی اور ان کا چہرہ اس عورت کی طرف سے دوسری جانب پھیر دیا اس عورت نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور اس کا باپ بہت بوڑھا ہے وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا آیا وہ اس کی

طرف سے حج ادا کرسکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں!(۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو، صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! راستوں میں بیٹھنے کے سوا تو ہمارا گزارا نہیں ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو پھر تم راستوں کا حق ادا کرو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! راستوں کا حق کیا ہے؟

آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا راستہ سے تکلیف وہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا(۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے جس کو وہ لامحالہ پائے گا پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا بات کرنا ہے نفس تمنا کرتا اور خواہش کرتا ہے اور اس کی شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔(۵)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں فوراً نظر ہٹالوں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کسی عورت کی طرف پہلی نظر ڈال کر نیچی کرلیتا ہے اللہ اس کے لئے ایسی عبادت پیدا کردیتا ہے جس میں حلاوت ہوتی ہے(٦)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہوجاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں جب تم میں سے کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی نہ کرے اور جب امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے اور اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو(۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر جھک گئی اور سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور سوائے اس آنکھ کے جس سے اللہ کے خوف سے آنسو کا ایک ننھا سا قطرہ بھی ٹپک

پڑا۔(۸)(ویحفظوا فروجهم)ان جگہوں سے جوان کے لئے حلال نہیں ہیں۔ابوالعالیہ فرماتے ہیں سوائے اس مقام کے قرآن پاک میں جہاں بھی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم ہے اس سے مراد زنا اور حرام سے بچنا ہوتا ہے مگر یہاں پر شرمگاہ کی حفاظت سے مراد شرمگاہ کو چھپانا ہے تاکہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑے(۹)

غیر محرم کی طرف نگاہ کرنا:

(ان الله خبیر بما یصنعون)جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالی سب جانتا ہے۔حضرت بریدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا اے علی! یکے بعد دیگرے کسی غیر محرم کو نہ دیکھو کیونکہ پہلی نظر(غیر ارادی)معاف ہے لیکن دوسری نظر نہیں(۱۰)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق آقا علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نظر کو پھیر لو(۱۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری جانب کی شرمگاہ نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ملے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں ملے۔(۱۲)

وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارهن ویحفظن فروجهن ولایبدین زینتهن الاماظهر منهاولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ولایبدین زینتهن الالبعولتهن اوابائهن اوابآء بعولتهن اوابنائهن اوابنآء بعولتهن اواخوانهن اوبنی اخوانهن اوبنی اخواتهن اونسآء هن اوماملکت ایمانهن اوالتبعین غیراولی الاربة من الرجال اوالطفل الذین لم یظهروا علی عورت النسآء ولایضربن بارجلهن لیعلم مایخفین من زینتهن ط وتوبوا الی الله جمیعا ایه المؤمنون لعلکم تفلحون ﴿۳۱﴾

آیت نمبر ۳۱ کا ترجمہ وتفسیر:

﴿۳۱﴾اور آپ مومن عورتوں سے فرمادیں کہ وہ (بھی)اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش وزیبائش کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے (اسی حصہ)کے جو اس

میں سے خودظاہرہوتاہے اوروہ اپنے سروں پراوڑھے ہوئے دوپٹے (اورچادریں)اپنے گریبانوں اورسینوں پر(بھی)ڈالے رہاکریں اوروہ اپنے بناؤسنگھارکو(کسی پر)ظاہرنہ کیاکریں سوائے اپنے شوہروں کے یااپنے باپ دادا یااپنے شوہروں کے باپ داداکے یااپنے بیٹوں یااپنے شوہروں کے بیٹوں کے یااپنے بھائیوں یااپنے بھتیجوں یااپنے بھانجوں کے یااپنی (ہم مذہب،مسلمان)عورتوں یااپنی مملوکہ باندیوں کے یامردوں میں سے وہ خدمت گارجوخواہش وشہوت سے خالی ہوں یاوہ بچے جو(کم سنی کے باعث ابھی)عورتوں کی پردہ والی چیزوں سے آگاہ نہیں ہوئے (یہ بھی مستثنیٰ ہیں)اورنہ (چلتے ہوئے)اپنے پاؤں(زمین پراس طرح)ماراکریں کہ (پیروں کی جھنکارسے)ان کاوہ سنگھارمعلوم ہوجائے جسے وہ (حکم شریعت سے)پوشیدہ کئے ہوئے ہیں،اورتم سب کے سب اللہ کے حضورتوبہ کرواے مومنو!تاکہ تم(ان احکام پرعمل پیراہوکر)فلاح پاجاؤ۔

خواتین کے لئے احکام پردہ:

(وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن)خواتین سے آپ فرمائیں کہ وہ اپنی نگاہیں ان سے جن کودیکھناجائزنہیں نیچی رکھیں(ویحفظن فروجھن)اوروہ اپنی شرمگاہوں کوان مقامات سے جواس کے لئے حلال نہیں،بچاکے رکھیں،بعض نے کہایحفظن فروجھن کامعنی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کوچھپاکے رکھیں تاکہ اس کوکوئی اورنہ دیکھے۔

مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ اورحضرت میمونہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ عبداللہ بن ام مکتوم آگئے جب وہ حضور ﷺ کے پاس آئے توآپ نے فرمایاان سے پردہ کرلو!ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیایارسول اللہ ﷺ کیاوہ نابینانہیں ہیں؟

وہ توہمیں نہیں دیکھ رہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکیاتم بھی نابیناہو؟تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔(۱۳)

مخلوط تعلیم میں نظرکی حفاظت:

اہل مغرب نے حقوق کی رٹ لگاکرمسلمانوں کوایسی فحاشی وعریانی کی طرف دھکیل دیاہے کہ اس کے تصور سے بھی انسانیت شرماجاتی ہے،آج کل مسلمان اسے گناہ ہی نہیں سمجھتابلکہ ان کی اندھی تقلیدکرکے اس پرفخر کرتاہے،اب جبکہ عورتیں بے حجابانہ چاردیواری سے

باہر دفاتر، کالجوں، اسکولوں اور سڑکوں پر آ گئی ہیں تو مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی نظروں کی پوری پوری حفاظت کرے، اگر اچانک کسی پر نظر پڑ جائے تو یہ معاف ہے البتہ دوبارہ قصداً دیکھنا جائز نہیں۔لیکن ایسے معاشرہ کی وجہ سے دنیوی فنون کو بالکل ترک کر دینا بھی صحیح نہیں بلکہ مسلمانوں کے ایک طبقہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ امور دنیویہ میں بھی مہارت حاصل کرے۔لہذا اگر آپ کسی ایسے کالج میں پڑھ سکتے ہیں جہاں غیر مخلوط تعلیم ہے تو وہاں پڑھیں ورنہ بامر مجبوری یہاں پڑھنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ بدنظری کے گناہ سے بچنے کا پورا اہتمام کریں۔

مرد اساتذہ کا نوجوان لڑکیوں کو پڑھانا:

مرد اساتذہ کا بے پردہ نوجوان لڑکیوں کو پڑھانا ناجائز اور خطرناک عمل ہے یہ بے حیائی اور برائی پھیلنے کا بہت بڑا دروازہ ہے اس سے ہر حال میں احتراز لازم ہے۔ہاں پردے میں رہ کر اپنی عزت وعظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے پڑھانا جائز ہے۔بعض بزرگوں نے فرمایا کہ پڑھانے والا جنید بغدادی ہو پڑھنے والی رابعہ بصریہ ہو، کعبۃ اللہ میں پڑھایا جارہا ہو پھر بھی خطرے سے خالی نہیں۔

خواتین کو سورہ یوسف کی تعلیم دینا:

اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ چند بزرگان کی روایات میں عورتوں کو اس سورہ کی تعلیم دینے سے منع کیا گیا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ عزیز مصر کی بیوی اور مصر کی ہوس باز عورتوں سے مربوط آیات اگر چہ پورے عفت بیان کے ساتھ ہیں مگر ہوسکتا ہے بعض عورتوں کے لئے تحریک کا باعث ہوں اور اس کے برعکس تاکید کی گئی ہے کہ عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دی جائے کہ جس میں حجاب کے بارے آیات ہیں۔

لیکن ان روایات کی اسناد جن میں خواتین کو سورت یوسف کی تعلیم سے روکا گیا، ہرگز قابل اعتماد نہیں ہیں۔علاوہ ازیں اس سورہ میں غور وخوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں نہ صرف یہ کہ عورتوں کے لئے کوئی نقطۂ ضعف موجود نہیں ہے بلکہ عزیز مصر کی بیوی کا واقعہ ان سب کے لئے درس عبرت ہے کہ جو شیطانی وسوسوں میں گرفتار ہوتی ہیں۔

خواتین کا مزارات اور قبرستان جانا:

ابتدائے اسلام میں رسول اللہ ﷺ نے مطلقاً مرد وعورت سب کو قبرستان جانے سے منع فرمایا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے (ابتداءً) تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا، مگر اب (میں اجازت دیتا ہوں کہ) وہاں جایا کر۔(۱۴) ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔(۱۵)

حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ اجازت عام ہے، مردوں کے ساتھ بظاہر تخصیص کا کوئی قرینہ نہیں ہے مگر اس کے باوجود فقہائے کرام نے عورتوں کو قبرستان جانے سے اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں وہ بے پردہ نہ ہو کر جائیں۔ غیر محرم مردوں کے سامنے نہ آئیں وہاں جا کر نوحہ خوانی نہ کریں۔ الغرض شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو اور دعاء ایصال ثواب تو گھر بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے مرد وعورت کا اختلاط کسی مقام پر بھی جائز نہیں ہے، حیات نبوی ﷺ میں جب خواتین مسجد نبوی میں نماز باجماعت ادا کرتیں تو آپ ﷺ تھوڑی دیر اپنی جگہ ٹھہرے رہتے تا کہ خواتین اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے تھے تو آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کے بعد عورتیں کھڑی ہو جاتی تھیں اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر رکے رہتے تھے، زہری نے کہا اللہ زیادہ جانتا ہے ہمارا گمان یہ ہے کہ آپ اس لئے رکے رہتے تھے کہ عورتیں مردوں کے اختلاط سے پہلے گزر جائیں۔(۱۶)

فقہائے کرام نے شرعی احتیاط کے پیش نظر عورتوں کو قبرستان جانے اور مساجد میں آنے سے بھی منع کیا ہے لیکن آج کل دین کی طرف رغبت دلانے اور دینی مسائل سے آگہی کے لئے مساجد میں عورتوں کے لئے نماز جمعہ اور تراویح میں شرکت کی اجازت دینا ہمارے نزدیک دین کی حکمت کے مطابق ہے اور مستحسن ہے، بشرطیکہ وہ باپردہ ہوں ان کے آنے جانے کا راستہ جدا ہو، مردوں سے میل جول نہ ہو اور ان کی نماز کی جگہ میں پردے کا اہتمام ہو اور انہیں تاکید کی جائے کہ وہ ایسے چھوٹے بچوں کو لے کر نہ آئیں جنہیں مسجد کے آداب کا شعور نہ ہو جو مسجد میں شور مچا کر لوگوں کی نماز میں خلل ڈالیں اور مسجد کو آلودہ کریں۔ انہی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے معمر عورتوں کو اپنے کسی عزیز کی قبر پر جانے

کی اجازت دی جاسکتی ہے جبکہ وہاں جا کر نوحہ خوانی اورادب میں حد سے تجاوز نہ ہو‘لیکن خواتین سے ایسی احتیاط کی توقع کم ہوتی ہے اس لئے احتیاط کے پیش نظر علماء عورتوں کو مطلقاً مزارات پر جانے سے منع فرماتے ہیں۔(۱۷)

گرل فرینڈ‘بوائے فرینڈ ایک گھناؤنا رشتہ:

اسلام میں عورت کو بہت عزت کا مقام دیا گیا ہے‘عورت کا ہر روپ (ماں‘بہن‘بیٹی‘بیوی) خوبصورت اورقابل احترام ہے۔

مگر آج کل بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں عورت سے ایک اورغلط رشتہ جوڑ دیا گیا ہے جسے (Girl friend) کہتے ہیں‘یہ ایک انتہائی غلیظ رشتہ ہے‘ہر شریف لڑکی ایسے گھناؤنے رشتے سے دور رہتی ہے اور ہر شریف لڑکا اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ایک بات ہمیشہ یادرکھئے گا کہ لڑکیاں اپنی عزت ووقار کے ساتھ ہی اچھی لگتی ہیں کسی لڑکی کے لئے اس سے بڑھ کر ذلت کی بات کیا ہوگی کہ کوئی مرد محض اپنے وقت کو رنگین بنانے کے لئے اسے استعمال کررہا ہو‘مرد جسے عزت بنا کر اپنے گھر لے جانا چاہتا ہو اسے لے کر وہ کبھی ہوٹلوں یا پارکوں میں نہیں گھومتا اسے وہ گرل فرینڈ نہیں‘بیوی بناتا ہے اوراس کے لیے باعزت راستہ اختیار کرتا ہے‘ایک شریف لڑکا جو لڑکی کو سچ میں پسند کرتا ہوگا وہ اس کے گھر اپنے والدین کو بھیج کر رشتہ مانگے گا۔

جو لڑکا یا مرد آپ سے صرف گرل فرینڈ کا رشتہ رکھنا چاہے تو اس لڑکے‘مرد سے دور رہیے‘جو شخص آپ کو جائز مقام نہیں دے سکتا اس کی نظروں میں اپنی ماں بہن کی بھی کوئی عزت نہیں ہوگی۔اوباش لڑکے معصوم لڑکیوں کو پھنسا کر ان کی عزت سے کھیلتے ہیں اوران نادان لڑکیوں کو ہوش تب آتا ہے جب پانی سر سے گذر چکا ہوتا ہے‘خدانخواستہ اگر آپ ایسے کسی مرد کے جھانسے میں آ کر ناجائز تعلقات قائم کرلیتی ہیں‘تو یہ مت بھولیں کہ اگر وہ انسان اچھا نہ ہوا تو کل سارا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑے گا کیونکہ ہمارے معاشرے میں مردوں کی غلطی قابل معافی ہوتی ہے مگر لڑکی کوئی غلط قدم اٹھالے تو معاشرہ تو معاشرہ لڑکی کے اپنے گھر والے بھی ساتھ دینے سے انکار کردیتے ہیں اورایسی صورت میں زبردستی کرائی گئی شادی میں سسرال والے بھی ایسی بہو کو دل سے قبول نہیں کرتے‘یہ ہمارے معاشرے کی ایک تلخ سچائی ہے۔

میری عزت دار بہنو!ردائے فاطمہ کا صدقہ اللہ تمہاری عزتیں اور عصمتیں سلامت رکھے!براہ کرم نیٹ پر لڑکوں سے رشتے داریاں نہ بناؤ، نہ ہی ان کو اپنی تصاویر وغیرہ دکھاؤ، ضرورت کیا ہے آخر، خود کو نمائش کے لئے پیش کرنے کی؟

کیا آپ کو ہونے والے ان نقصانات کا اندازہ ہے جو کل آپ کی آنے والی زندگی تک تباہ کر سکتے ہیں؟اپنی تصاویر اپنی فیملی کے لئے رکھیں، نیٹ پر ان تصاویر کا بلا اجازت کاپی کر کے غلط استعمال بھی ہوسکتا ہے اور آپ کو خبر تک نہیں ہوتی۔ایسے کئی واقعات سامنے آئے ہیں جہاں لڑکیوں کی تصاویر یا ویڈیو بنائی گئی اور پھر انہیں بلیک میل کر کے غلط کام کرنے پر مجبور کیا گیا جس کے نتیجے میں کئی لڑکیاں جان کی بازی ہار گئیں۔

بس اتنا کہنا ہے کہ آپ مسلمان ہیں، غیر مسلم قوموں کا فعل اختیار نہ کریں جو اخلاقی پستیوں میں گر کر تباہ ہو چکی ہیں، اس مغربی کلچر کی یلغار کا مقصد صرف اور صرف ہماری روحانی تباہی ہے تاکہ ہم بھی اس مادی دنیا کے بھنور میں پھنس کر رہ جائیں !اس لئے اپنے آپ کو ایسا چاند نہ بناؤ جس پر ہر کسی کی نظر پڑے بلکہ ایسا سورج بنو جس پر نظر پڑتے ہی جھک جائے۔اور دعا کیجئے کہ یارب العزت سب کو امی عائشہ صدیقہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرہ جیسی سیرت و کردار عطا فرما کر ایک ایسی اچھی بیٹی، بہن، بیوی اور ماں بننے کی توفیق دے جس سے تو اور تیرا پیارا حبیب ﷺ راضی ہو جائیں اور دعا ہے مولا امت محمدیہ ﷺ کے فرزندوں کو باحیاء زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرما! آمین یارب العالمین

عورت کا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا:

ابتدائی دور میں خواتین کو مسجد میں آنے، نماز باجماعت ادا کرنے کی اجازت تھی، اسی لئے حدیث پاک میں جماعت کی صفوں میں مرد اور عورت کی صف کے درمیان افضلیت اس طرح بیان فرمائی گئی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(نماز باجماعت میں اجر کے اعتبار سے)مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور بری صف آخری صف ہے(یعنی پہلی صف کی بہ نسبت اس کا اجر اور فضیلت کم ہے)۔عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے(یعنی وہ وصف جو مردوں کی صف کے متصل ہے، کیونکہ اس میں نفس کے بہکاوے یا توجہ بٹنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے)۔

علامہ علاؤالدین حصکفی صفوں کی ترتیب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ:(جماعت میں ترتیب کے اعتبار سے)پہلے مردوں کی صف'پھربچوں کی پھرخنثی اور پھرعورتوں کی صفیں بنائی جائیں۔(۱۸)

لیکن عہدفاروقی میں خلیفہ دوم حضرت سیدناعمرفاروق رضی اللہ عنہ نے فسادزمانہ کے سبب عورتوں کے مسجدآنے پرپابندی لگادی تھی۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہمانے فرمایا:اگررسول اللہ ﷺعورتوں کے اس بناؤسنگھارکودیکھ لیتے جوانہوں نے اب ایجادکیاتوان کو(مسجدمیں آنے سے)منع فرمادیتے'جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کومنع کیاگیاتھا۔میں نے عمرہ سے پوچھا:کیاان کومنع کردیاگیاتھا؟انہوں نے فرمایا:ہاں۔(۱۹)

علامہ غلام رسول سعیدی(علامہ بدرالدین محمود بن احمدعینی حنفی ۸۵۵ھ کے حوالے سے) لکھتے ہیں:اگرحضرت عائشہ رضی اللہ عنہاعورتوں کے اس بناؤسنگھارکودیکھ لیتیں جوانہوں نے ہمارے زمانے میں ایجادکرلیاہے اوراپنی زیبائش اورنمائش میں غیرشرعی طریقے اورمزموم بدعات نکال لی ہیں'تویقیناً اپنے موقف میں اورشدت اختیارفرماتیں''۔(۲۰)

میں(علامہ غلام رسول سعیدی)کہتاہوں اگرعلامہ عینی ہمارے زمانے کی فیشن زدہ عورتوں کودیکھ لیتے توحیران رہ جاتے'اب اکثرعورتوں نے برقعہ لیناچھوڑدیاہے'سرکودوپٹہ سے نہیں ڈھانپتیں۔تنگ اورچست لباس پہنتی ہیں۔بیوٹی پارلرمیں جاکرجدیدطریقوں سے میک اپ کرواتی ہیں'مردوں کے ساتھ مخلوط اجتماعات میں شرکت کرتی ہیں میراتھن دوڑمیں حصہ لیتی ہیں'بسنت پرپتنگ اڑاتی ہیں'ویلنٹائن ڈے مناتی ہیں اس قسم کی آزادمنش عورتوں کے مسجدمیں جانے کاتوکوئی امکان نہیں ہے البتہ چنداللہ سے ڈرنے والی خواتین ضرورمسجدمیں جمعہ کی نمازپڑھنے یارمضان کے مہینے میں تراویح کی نمازپڑھنے جاتی ہیں'جہاں ان کی نماز کے لئے باپردہ جگہ بنائی جاتی ہے۔سوجوخواتین پردہ کی حدودوقیود سے مسجدوں میں جائیں تاکہ وہ درس قرآن وحدیث'وعظ اورنصیحت سن سکیں تومیری رائے ہے کہ ان کومنع نہیں کرناچاہیے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ایک قول میں اس کی گنجائش بھی ہے۔

علامہ زین الدین بن شہاب الدین ابن رجب حنبلی متوفی ۷۹۵ھ لکھتے ہیں مردوں کے ساتھ

جماعت میں خواتین کے مسجد میں نماز پڑھنے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف رہا ہے، بعض فقہاء نے اس کو ہر حال میں مکروہ کہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا بھی یہی موقف ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: میں اس زمانہ میں عورتوں کے نکلنے کو مکروہ کہتا ہوں کیونکہ وہ فتنہ اور آزمائش ہیں۔ امام ابوحنیفہ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ عیدین کے سوا گھروں سے نہ نکلیں۔ بعض فقہاء نے بوڑھی عورتوں کو نکلنے کی اجازت دی ہے اور جوان عورتوں کو منع کیا ہے یہ امام مالک کا قول ہے اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول اور ہمارے اصحاب حنبلیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بخاری و مسلم میں روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں آنے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرو۔

اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ حکم اس وقت کے لئے تھا جب عورتوں کو مسجد میں حاضری کی اجازت تھی، عہد فاروقی سے اس کی ممانعت کردی گئی کیونکہ عورتوں میں فساد بہت آ گیا، اب فی زمانہ عورتوں کو باپردہ مسجدوں میں آنے اور علیحدہ بیٹھنے سے نہ روکا جائے۔ کیونکہ اب عورتیں سینماؤں، بازاروں میں جانے سے تو رکتی نہیں، مسجدوں میں آ کر کچھ دین کے احکام سن لیں گی، عہد فاروقی میں عورتوں کو مطلقاً گھر سے نکلنے کی ممانعت تھی"۔

مرد ڈاکٹر سے عورت کا علاج کرانا:

برونائی دارالسلام میں منعقدہ آٹھویں اسلامی فقہی کانفرنس کے متفقہ فیصلے کے مطابق اگر مریضہ کے طبی چیک اپ کے لیے سپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر موجود ہو تو اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ بذات خود چیک اپ کا فریضہ سرانجام دے اور اگر مسلمان لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو تو غیر مسلم لیڈی ڈاکٹر بھی اسے چیک کر سکتی ہے اور اگر غیر مسلم لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو تو مسلمان ڈاکٹر یہ فریضہ سرانجام دے سکتا ہے اور اگر مسلمان ڈاکٹر میسر نہ ہو تو پھر غیر مسلم ڈاکٹر چیک اپ کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ مرض کی تشخیص اور علاج کی غرض سے عورت کے بدن کے متاثرہ حصے کو ہی دیکھے اور حتی المقدور غض بصر سے کام لے اور پھر عورت کے علاج معالجے کا معاملہ، خلوت محرمہ کے ارتکاب سے بچنے کے لئے خاوند یا محرم یا قابل اعتماد عورت کی موجودگی میں ہو۔

مزید برآں فقہی کانفرنس محکمہ صحت کے ذمہ داران کوتلقین کرتی ہے کہ وہ طبی علوم کے شعبوں میں عورتوں کی اسپیشلائزیشن کی حوصلہ افزائی کریں خصوصاً تولید ووضع حمل جیسے نسوانی معاملات کے شعبے میں‘اس بات کے پیش نظر کہ ان کے آپریشن کے لیے عورتیں بہت کم ہیں اوراس وجہ سے بھی کہ استثنائی قاعدے کی ضرورت ہی نہ پڑے

اور بسااوقات بعض مریض خواتین ڈاکٹر کے کہنے سے پہلے ہی بغیر کسی مصلحت اورضرورت کے اپنے بدن کا کوئی حصہ کھول دینے میں حرج محسوس نہیں کرتیں حالانکہ انہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

علماءفرماتے ہیں:

لیڈی ڈاکٹر دستیاب نہ ہونے کی صورت میں مرد ڈاکٹر سے عورت کے علاج میں کوئی حرج نہیں اوراہل علم نے جائز قرار دیا ہے کہ ایسی صورت میں مرد طبیب سے علاج کرواسکتی ہے۔عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ ڈاکٹر کے سامنے اپنے بدن کا وہ حصہ کھول دے جس کے کھولے بغیر تشخیص اورعلاج ممکن نہ ہو‘البتہ اس صورت میں اس کے ساتھ محرم کا ہوناضروری ہے‘ کیونکہ غیرمحرم طبیب کے ساتھ عورت کا علیحدگی میں ہوناحرام ہے۔

لیڈی ڈاکٹر سے مرد کا علاج کرانا:

بعض کامل ایمان والے لیڈی ڈاکٹر سے اپنا علاج کروانے سے منع بھی کرتے ہیں جبکہ بعض کے طبائع نفسانی ہوتے ہیں اوروہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے یاوہ سمجھتے ہیں کہ جب لیڈی ڈاکٹر موجود ہے تو اس سے چیک اپ کروانا جائز ہے اگرچہ ایمرجنسی کی صورت نہ بھی ہو۔بعض ضعیف الایمان اور بے علم وعمل مریض بذات خودنرس یالیڈی ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے میں عارمحسوس نہیں کرتے۔

اگر بالغ مریض مردوں کے لئے نرس یالیڈی ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا ممنوع قرار دے دیا جائے توان کے لیے اوران کے بعدوالوں کے لیے معاملہ آسان ہوجائے گااورڈاکٹروں کی ایک بڑی تعداد کو ہر رورل ہیلتھ سنٹراورشہری ہسپتالوں میں کھپایا جاسکے گا۔

اسلام میں خواتین کی فعالیت وملازمت:

اسلام بوقت حاجت وضرورت خواتین کے کام اورملازمت کرنے سے انکارنہیں کرتا۔عورت کی اہم ترین ذمے داری تربیت اولاداورخاندان کی حفاظت ہے۔اگر بامرمجبوری ملازمت کرنی پڑجائے

تو شرط یہ ہے کہ یہ ملازمت اور فعالیت' عورت کی معنوی اور انسانی کرامت و بزرگی اور قدر و قیمت سے منافات نہ رکھتے ہوں' کوئی اس کی تذلیل وتحقیر نہ کرے اور اسے اپنے سامنے تواضع اور جھکنے پر مجبور نہ کرے۔تکبر تمام انسانوں کے لئے مذموم اور بدترین صفت ہے سوائے خواتینؑ کے اور وہ بھی نامحرم مردوں کے مقابل! عورت کو نامحرم مرد کے سامنے متکبر(کرخت) ہونا چاہئے۔''فلا یخضعن فی القول ''عورت کو نامحرم مرد کے سامنے نرم وملائم لہجے میں بات نہیں کرنی چاہئے' بلکہ ذرا کرخت لہجے میں بات کی جائے اس لیے کہ یہ عورت کی عزت وعصمت کی حفاظت کے لئے لازم ہے۔اسلا م نے عورت کے لیے اسی کو پسند کیا ہے اور یہ ایک مسلمان عورت کے لئے مثالی نمونہ ہے۔

عورت کی ملازمت کی جائز صورتیں:

اسلامی تقاضوں کے مطابق باپردہ اور محفوظ رہتے ہوئے باعزت طریقے سے عورتیں ملازمت کرسکتی ہیں مگر اس میں بھی چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ملازم عورتیں مرد افسروں کے ماتحت نہ ہوں۔

۲۔عورتوں کے کام کے شعبے مردوں سے الگ ہوں۔

۳۔کسی بھی حوالہ سے مردوں کو عورتوں تک رسائی نہ دی جائے۔

درج بالا امور کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے تا کہ مرد افسران ملازم خواتین کو غلط مقاصد کے لیے استعمال نہ کرسکیں۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد افسران غریب عورتوں کو تنخواہوں میں اضافے' ملازمت میں ترقی اور اعلی عہدوں کا لالچ دے کر ان کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔

ایسی اور اس جیسی برائیوں سے ممکنہ حد تک پاک شعبہ جات میں خواتین ملازمت کرسکتی ہیں۔

خاتون کا عزت بچانے کے لیے خودکشی کرنا:

خودکشی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ فعل حرام ہے اور اس کا مرتکب اللہ تعالی کا نافرمان اور جہنمی ہے۔

زندگی اور موت کا مالک حقیقی اللہ تعالی ہے۔جس طرح کسی دوسرے شخص کو موت کے گھاٹ اتارنا پوری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے'اسی طرح اپنی زندگی کو ختم کرنا یا اسے بلاوجہ تلف کرنا بھی اللہ تعالی کے ہاں ناپسندیدہ فعل ہے۔ارشاد ربانی ہے:

☆اخرج الی الفضاء،وطالع الحدائق الغناء ،وتفرج فی خلق الباری وابداع الخالق.☆

ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکة واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (۲۱)

اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور صاحبان احسان بنو بے شک اللہ احسان والوں سے محبت فرماتا ہے۔

امام بغوی نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر کے ذیل میں سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت نمبر ۱۹۵ بیان کر کے لکھا ہے: وقیل :ارادبه قتل المسلم نفسه.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کسی مسلمان کا خودکشی کرنا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لاتقتلوا انفسکم (۲۲) اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو! امام فخر الدین رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

(ولاتقتلوا انفسکم) یدل علی النھی عن قتل غیرہ وعن قتل نفسه بالباطل.

(اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو) یہ آیت مبارکہ کسی شخص کو ناحق قتل کرنے اور خودکشی کرنے کی ممانعت پر دلیل شرعی کا حکم رکھتی ہے۔ (۲۳)

درج بالا آیات اور ان کی تفاسیر سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں خودکشی قطعاً حرام ہے۔ اس لیے اگر کسی لڑکی پر خدانخواستہ حملہ ہو اور اسے عزت کے لٹنے کا ڈر ہو تو لڑکی اپنی بساط کے مطابق مزاحمت کرے، نہ کہ اپنی جان لے۔ کیوں کہ دوران جہاد بھی خودکشی کرنے والا جہنمی ہے، جس پر حدیث مبارکہ گواہ ہے۔ کسی غزوہ کے دوران میں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے خوب بہادری سے جنگ کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس کی شجاعت اور ہمت کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے علم نبوت سے انہیں آگاہ فرمادیا کہ وہ شخص دوزخی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سن کر بہت حیران ہوئے۔ بالآخر جب اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے خودکشی کر لی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ خودکشی کرنے والا چاہے بظاہر کتنا ہی جری و بہادر اور مجاہد فی سبیل اللہ کیوں نہ ہو، وہ ہرگز جنتی نہیں ہوسکتا۔

حضرت سہل بن سعد رضی عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک غزوہ (غزوہ خیبر) میں حضور نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کا آمنا سامنا ہوا اور فریقین میں خوب لڑائی ہوئی، پھر (شام کے وقت) ہر فریق اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکا دکا مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ پیچھا کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے

☆البس وسطا لا لباس المترفین ولا لباس البائسین ولا تشہر نفسك بلباس وکن کعامة الناس .☆

گھاٹا اتار دیتا تھا۔لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو جہنمی ہے۔پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے جنتی کون ہوگا! مسلمانوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: میں صورت حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ یہ تیز چلے یا آہستہ۔یہاں تک کہ وہ آدمی زخمی ہوگیا' پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر گرالیا اور یوں اس نے خودکشی کرلی۔جائزہ لینے والے آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔پس آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن درحقیقت وہ جہنمی ہوتا ہے' اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے۔(۲۴)

درج بالا حدیث میں آقا علیہ السلام نے واضح طور پر فرمادیا کہ مشکلات کا مقابلہ کرنا جنتیوں والا' اور مشکلات میں خودکشی کرلینا جہنمیوں کا کام ہے۔اگر مذکورہ لڑکی یا کوئی بھی فرد اپنی عزت' حرمت اور نظریات کے لیے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔جو اپنی بیوی' اپنے خون اور اپنے دین کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔(۲۵)

اگر کوئی فرد اپنے اہل خانہ' اپنی جان اور دین کے تحفظ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے' تو وہ شہید کہلائے گا' تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ عورت اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مزاحمت میں ماری جائے' تو اس کو بھی مرتبہ شہادت نصیب ہوگا۔یہ صرف ایسے لوگوں کے لئے جواب ہے جو ''اگر ہو جائے'' پر اصرار کرتے ہیں۔(جاری ہے..........)